یاایھا الذین امنو قوا انفسکم واھلیکم نارا۔ (التحریم)

اے ایمان والو اپنے آپ اور اھل وعیال کو جہنم کی آگ سے بچاو

ارطغرل غازی سیریل دیکھنا کیوں حرام ہے؟

علمائے کرام کے فتاوٰی جات قرآن وسنت کی روشنی میں

مولف

محمد اُویس کھانڈے (کشمیر)

فہرستِ مضامین

عناوین　　　　　　　　　　　　　　　　　　صفحہ

تقریظ

حضرت الاستاد مولانا حافظ ظہور الاسلام بیگ (حفظہ اللہ)

فاضل دارالعلوم دیوبند

باسمہ سبحانہ اعظم

حامدًا ومصلیاً

اما بعد۔۔۔۔

نظامِ اسلام میں قیامت تک کے لئے حلال و حرام واضح کر دیا گیا ہے۔

لہذا باطل جب کبھی بھی کسی حلال چیز کو حرام یا حرام چیز کو حلال کرنے کی مذموم کوشش کرے گا تو میدانِ حق میں موجود مردانِ حق باطل کا سر کچلنے کے لئے برسرِپیکار نظر آئیں گے۔

لا یاتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه تنزیل من حکیم حمید (القران)

ترجمہ: باطل نہ سامنے سے اس پر آسکتا ہے اور نہ پیچھے سے یہ ایک حکیم وحمید کی نازل کردہ چیز ہے۔ "ارطغرل غازی سیریل دیکھنا کیوں حرام ہے" کی شکل میں جو کتابچہ اس وقت آپکے ہاتھوں میں ہے اسے بحمدہ تعالیٰ میں نے حرف بہ حرف پڑھا اور دل شاد ہوا کہ ماشاءاللہ علمی ذوق وشوق سے سرشار نوجوان طالبِ علم عزیزم محمد اویس کھانڈے صاحب (بانی ومدرس مکتبہ معھد انور شاہ کشمیریؒ وین پانپور) نے خوب محنت کرکے ان منتشر موتیوں کو یکجا کیا ہے موصوف نے اس قیمتی

سرمایا کو احسن انداز میں سپردِ قلم فرما کر پوری امت کے لئے بالعموم اور نوجوان نسل کے لئے بالخصوص ایک نادر اور قیمتی تحفہ پیش کیا ہے۔

دلی دعا ہے کہ ربِ کریم مولف کی اس محنت کو شرفِ قبولیت سے نواز کر خاص و عام کو اس سے مستفید ہونے کی توفیق بخشے۔

امین یارب العالمین

بیگ ظہور الاسلام

خطیب جامع مسجد عید گاہ سرینگر

28 مضان المبارک 1441 ھ مطابق 21 مئی

پیشِ لفظ

الحمدللہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ وعلیٰ الہ وازواجہ واصحابہ

امابعد!

فاعوذباللہ من الشیطن الرجیم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

یاایھا الذین امنو قوا انفسکم واھلیکم نارا (ترجمہ۔اے ایمان والو اپنے آپ اور اھل وعیال کو جہنم کی آگ سے بچالو۔)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:

محترم قارئین اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں اپنی تمام مخلوقات میں سے محترم ومکرم یعنی انسان بنا کر پیدا کیا۔اس کے بعد انسانوں میں ہمیں صحیح رہن سہن زندگی گزارنے کے لیے جو دین ہمارے لیے منتخب کیا

وہ بھی تمام ادیان میں نرالا ہے جسے اسلام کہتے ہے۔اللہ نے ہر امت میں اپنے پیغمبروں کو بھیجا لیکن اس امت میں اپنے نبیوں میں سب سے بڑے اپنے پیغمبر (امام انبیاء محبوبِ کبریا احمد مجتبٰے فخرِ موجودات خاتم النبیین سرور دوعالم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات مبارک کواس امت کے لیے منتخب کیا پھر یہ امت بھی باقی تمام امتوں سے اعلی ہے قرآن کریم گواہ ہے

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس۔

ترجمہ: مومنوں جتنی بھی امتیں لوگوں میں پیدا ہوئي تم ان میں سب سے بہتر امت ہو۔آل عمران

ایمان کی قیمت

قارئین کرام! اسلام کے ذریعے ہمیں خالق کائنات اللہ رب العزت اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اولیاء عظام کی معرفت یعنی پہچان حاصل ہوئی ہے۔ اللہ نے ہمیں اسلام کے ذریعے بہت سی نعمتوں سے نوازا ہے۔ خدانخواستہ اگر ہم نے سرکشی کی اور احکامات سے منہ موڑ لیا تو نہ جانے ہم عبادات بھی کر رہے ہونگے ریاضتیں بھی کر رہے ہونگے تو پتا نہیں ایمان باالخیر نصیب ہوگا یا نہیں۔ اور کہی ہم قیامت کے دن بے ایمانی کی حالت میں رب کے حضور کھڑے نہ ہوں۔ اللہ نے جو ہمیں ایمان عطا فرمایا ہے یہ تمام نعمتوں سے بڑھکر ہے لحاظہ اس ایمان کی حفاظت کریں اور اپنے اہل و عیال کو جہنم کی آگ سے بچاپیے۔ یعنی اھل و عیال کو حرام خوری سے

دور رکھنا۔اسلام کی صحیح تعلیم سے انہیں مالا مال کرنا اور صحیح تربیت کرنا

ہے۔

بطور تمہید چند باتیں آپ کی نظر کی گیی ہے تا کہ اس پر فتن دور میں جو

سازشیں اسلام کے خلاف ہو رہی ہے (حالانکہ اسلام کو ان سازشوں سے

نہ کچھ ہونے والا ہے نہ ہو گا کیونکہ اللہ نے خود یہ اعلان قرآن پاک میں کیا

کہ

انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحفظون۔

وہ ہم نے اس قرآن (اسلام) کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں

گے (الحجر)

لیکن مسئلہ ان مسلمانوں کا ہے جو اپنے ایمان کو کفار و منافقین کے ہاتھوں بیچ

رہے ہیں کہی کفار کا ساتھ دیتے دیتے اور ان کی اداوؤں کو اپناتے ہویے اور

ان کے طریقے کو بہتر جانتے ہوئے یعنی جو وہ کرے وہ ہم بھی کرے۔ اور ان کے طریقے کو بہتر جاننے لگیں۔وہ حرام کھایے اور ہم بھی وہ کھا کراسی کو حلال جانے لگیں۔وہ شراب پیے اور ہم اس کو حلال جانے اور بے دینی کو دین سمجھنے لگیں۔ حرامی کاری کو فروغ دیتے رہے بے حیائی کو عام کرے۔ عشق و معشوقی کو اچھا سمجھے۔

پاک پیغمبروں 'صحابہ کرام 'اولیاء عظام اور علماء حق کی اہانت کرنے لگے۔ قرآن وحدیث کا مذاق اُڑاتے رہے۔

تو وہ دن دور نہیں جب اللہ پاک ان منافقین کے لیے 'خسف اور مسخ' کا وعدہ پورا فرمادے۔اللہ بچایے آمین۔تو ایمان جو اللہ نے ہمیں عطا کیا ہے اس کا ہر وقت شکر کرتے رہیں۔اپنے ایمان کو بچایے رکھیں اور یہ تب ہو گا

جب ہم رب کی مان کر زندگی گزارے۔جب بندہ اللہ کی نافرمانی کرتا ہے
اور سرکش ہوتا ہے تو اللہ اس بندہ کی قیمتی چیز کو ہی چھین لیتے ہے اور واضح
رہے کہ ہماری سب سے بڑی قیمتی چیز ایمان ہے۔

اچھا یہ ایمان اتنی قیمتی چیز کیوں ہے؟

اس کو آپ یوں سمجھے کہ اگر رتی برابر بھی کسی کے دل میں ایمان ہو تو
قیامت کے دن اللہ اس رتی بھر ایمان کی وجہ سے اس بندے کو جہنم سے

نکال کر جنت بھیج دینگے۔اور اس ایمان کی قیمت کو اللہ نے قرآن پاک میں ذکر فرمایا

ان الذین کفرو لو ان لھم مافی الارض جمیعا و مثلہ معہ لیفتدو بہ من عذاب یوم القیامۃ ماتقبل منھم و لھم عذاب الیم (المائدہ 36)

خلاصہ یہ ہے کہ قیامت کے دن وہ آدمی جو کفر کی موت دنیا میں مرا تھا جس کے دل میں ایمان ہی نہیں تھا تو وہ چاہتا کہ میں دنیا بھر کا سونا' جواہرات' سکوں کو جمع کرتا اور اس کو فدیہ دیتا اور اللہ مجھے جنت بھیج دیتا تو اللہ کہتا ہے (ماتقبل منھم) کہ جو سونا دنیا میں قیمتی تھا وہ بھی قیامت کے دن بے قیمت ہو جایے گا اور کافروں کو عذاب الیم مں مبتلا کیا جایے گا کیونکہ ان کے دلوں میں ایمان ہی نہیں تھا۔اس لیے اس ایمان کی قدر کرے۔اس کو کسی نے یوں کہا ہے کہ

اگر رب کی مان کر چلیں گے تو امامِ عالم بنیں گیں
اگر اپنے نفس کی مان کر چلیں گیں تو غلامِ عالم بنیں گیں۔
وماتوفیقی الا باللہ۔احقر محمد اُویس کھانڈے

اسلام اور ڈرامہ

اب ذرہ اس بات کی طرف توجہ فرمایے کہ پیغمبروں (علیہم السلام) صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) اولیاء (رحمہم اللہ) پر فلمیں اور سیریل بنوانا یا دیکھنا حلال ہے یا حرام ؟اس سے ایمان صلب ہونے کا خطرہ ہے ا نہیں ؟تو اس بات کا اندازہ آپ اس سے لگا سکتے ہے کہ ایک طرف جہاں ان میں اُن پاک ہستیوں کے کردار کو غلط کر کے پیش کیا گیا دوسری طرف بے دینوں کی سازش یہ ہے

کہ جب ایک مسلمان ان سیر یلز کو دیکھے گا جو ایک پیغمبر یا صحای پر فلمایی گیی ہے تو مسلمان کے ذہنوں میں وہی شکلیں محفوظ رہیں گی اور جب جب مسلمان ان ہستیوں کو یاد کرنے لگے تو وہ سیریل جس میں ایک ناپاک آدمی نے پیغمبروں اور صحابہ کرام کا کردار اپنایا تھا وہ اس مسلمان کے ذہن میں آیے گا اور اصل مقصد جو حب اور عشق مسلمان کے دل میں پیغمبروں اور صحابہ کرام کا تھا وہ ختم ہو جائے گا آگے آگے احادیث مبارکہ پیش ہو رہے ہے۔ جس میں ڈرامہ میوزک عریانیت دیکھنے سننے سے ایمان صلب اور عذاب الیم کی وعید سنایی گیی ہے۔ یہ بنیادی مقصد ہے اس کے حرام ہونے پر۔ نیز ڈرامہ جو بھی ٹیلی ویجن اور موبائل پر دکھایے جاتے ہے اس پر حرام ہونے کے فتاوٰی آپ آگے ملاحظہ فرمایں گے۔

ارطغرل ڈرامہ دیکھنا کیوں حرام ہے؟

اسی طرح ایک سیریل ارطغرل غازی کے نام سے سامنے آیا ہے۔جو سلطنتِ ع
کے بانی ارطغرل پر فلمایا گیا ہے۔
حالانکہ اس میں ارطغرل کے کردار کو صحیح طریقے سے پیش نہیں کیا گیا ہے
۔اس میں چونکہ میوزک کا بھی دخل ہے حالانکہ متعدد احادیث میوزک کی
حرمت کو واضح فرمایا گیا ہے اور عشق و معشوقی کو بھی اس میں فلمایا گیا ہے اور
اس غلط حرکت کو سلطنتِ عثمانیہ کے غازیوں کی طرف منسوب کیا گیا
ہے۔اس سے کیا ہو گا کہ مسلمانوں کے دلوں پر اپنے سلف و صٰلحین کا غلط
نقشہ بیٹھ جائے گا۔

جو باطل کا اصل مقصد ہے۔چونکہ اکثر نوجوانوں نے تاریخِ اسلامی کی ورق گردانی نہیں کی ہے جس کی وجہ سے وہ اس بات سے بے خبر ہے کہ غازیانِ اسلام غازی کیسے بنیں ہیں ؟تو آج تک جتنے بھی غازیانِ اسلام آیے ہے وہ غازی بنیں ہے رب اور سول صلی اللہ علیہ و سلم کی مان کر نہ کہ عشق معشوقی میں مبتلا ہو کر۔اس سیریل میں خوبصورت لڑکیوں اور عورتوں نے کردار انجام دئے ہیں۔ حالانکہ مرد عورت کا اخلاط اکٹھے رہنا بلکل جائز نہیں۔ایک طویل حدیث پاک میں ہے نبی صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ خلوت نہ کرے کیونکہ تیسرا ان کے درمیان شیطان ہوتا ہے(یعنی وہ ان دونوں کو گناہ کے لیے ابھارتا ہے) "ترمذی کتاب الفتن""اور"مسند احمد"

چہروں کو کب تبدیل کیا جایے گا؟

ایک اور حدیث میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

یکون فی ھذہ الامۃ خسف و مسخٌ و قذف قیل متی ذالک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ظہرت القینات و المعازف و استحلت الخمر!

ترجمہ۔اس امت میں زمینیں دھنسایی جایں گی۔اور صورتوں کو مسخ کیا جائے گا اور آسمان سے پتھر بھر سایے جایں گے صحابہ نے عرض کیا یہ کب ہو گا تو ارشاد فرمایا جب گانے والی عورتیں اور گانے کے آلات عام ہو جایں گے اور شراب کو حلال سمجھ کر پیا جائے گا۔

اس طرح کی متعدد حدیثیں احادیث کے ذخیرے میں موجود ہے نوجوانوں کے لیے اور پوری اُمت کے لیے اور اس سیریل کو دیکھنے والوں کے لیے اتنی

حدیثیں تو میں سمجھتا ہوں کافی ہے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی ایک سچے مسلمان کے لیے کافی ووافی ہے۔

ارطغرل ڈرامہ ماہِ رمضان کے آغاز سے کیوں شروع ہوا؟

ایک بات اور میں اپنے قارئین سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ غور کریں تو یقیناً آپ کو احساس ہوگا کہ یہ serial دیکھنا کتنا بڑا گناہ ہے کہ اس serial کا آغاز رمضان المبارک سے ہوا اس کا مقصد تو یہی ہے کہ مسلمان اس مہینے میں عادت کے بجایں زیادہ وقت اسی میں گزاریں۔

ارطغرل episodes شام کے وقت دکھانے کی حقیقت:

دوسری بات اس کی Timing کو آپ دیکھیے تو تراویح کے وقت اس کو دیکھا یا جاتا ہے تا کہ جو قیام اللیل کا اجر و ثواب احادیث میں وارد ہوا ہے اس اجر و ثواب سے مسلمان محروم رہے۔

اللھم احفظنا

وقت کی قیمت کیا ہے؟

اس وقت کو غنیمت سمجھے عبادت میں وقت گزارے خاص کر کے رمضان میں جس کے متعلق آتا ہے کہ اس میں یقیناً بندے کی مغفرت اللہ تعالی فرماتے ہے۔اللہ اکبر!

اور وقت قدر و قیمت کے متعلق متعدد احادیث وادر ہوئی ہے جس میں سے ایک یہاں ذکر کی جاتی ہے ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ مبارک ہے کہ

لاتزول قدمِ ابن ادم حتی یسئل عن خمس عن عمرہ فیما

أفناہ الحدیث۔(رواہ الترمذی برقم2416)

ترجمہ: قیامت کے دن انسان کے دونوں پیر اپنی جگہ سے اس وقت نہیں ہٹ سکتے جب تک کہ اس سے پانچ باتوں کے متعلق سوال نہ کر لیا جائے۔ جس میں ایک: اس کے زندگی کے قیمتی لمحات ہیں' اس کے متعلق سوال کیا جائے گا کہ اپنی زندگی کے قیمتی لمحات کہاں گزارے تھے؟

قارئین محترم!

مجھے امید ہے کہ آپ ضرور اس سوال کے جواب کی تیاری کر کے رکھیں گیں کہ قیامت کے دن اس سوال کا جواب کیا دینا چاہیے۔

مذکورہ فتنے سے نجات کے لیے آپ مجدد الملت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی کتاب "چار فتنے ریڈیو 'ٹیلی ویجن 'بے پردگی 'اور سینما'" کا مطالعہ کر سکتے ہے 56 صفحات پر مشتمل کتاب ہے۔ جس کو صوفی جلال الدین کیرانوی صاحب نے مرتب کیا ہے۔ دوسری کتاب موسیقی کے حوالے سے مفسرِ قرآن حضرت مفتی محمد شفیعؒ کی "اسلام اور موسیقی" ہے بڑی مفید کتاب ہے۔ تمام حضرات اس کا بھی مطالعہ کر سکتے ہے۔

ارطغرل غازی اور صحیح تاریخ

قارئین محترم!

ارطغرل غازی ایک نیک انسان تھا جس نے ہمت و حوصلے سے خلافتِ عثمانیہ کو قائم کیا وہ اچھے کردار والا شخص تھا وقت کے بڑے بڑے علماء کی رہنمایی اور تربیت میں اس نے خلافت کو قائم کیا جن علماء میں ابن عربی قابلِ ذکر ہے۔اور خاص بات یہ ہے کہ ہمارا اسار اور شہ تاریخ اسلامی میں موجود ہے جو اشخاص تاریخ کا مطالعہ کریں گے وہ اپنے اسلاف کے کردار کو پہچان پائیں گے۔

اس موضوع پر مطالعہ کے لیے کتب خانوں میں کیی کتابیں موجود ہے جن میں ایک کتاب کو دارالمصنفین شبلی اکیڈمی نے: دولتِ عثمانیہ: کے نام سے Publish کی ہے۔

دوسری کتاب سید سلیمان ندوی رحمۃاللہ علیہ کی: عثمانی سلطنت: قابل ذکر ہے خواہشمند حضرات ان کتابوں کا مطالعہ کر سکتے ہے۔آئے اب اسی مضمون پراکابرینِ علماءِ حق کے فتاوٰی کو درج کرتا ہوں۔

جن میں اس serial کے دیکھنے کو قرآن وحدیث کی روشنی میں حرام کہا گیا ہے۔اور جن میں مسلمانوں کو اس سیریل سے دور رہنے کی گزارش کی گی ہے نیز ہر سیریل کے دیکھنے کو حرام کہا گیا ہے۔

(01)سب سے پہلا فتوی دارالعلوم دیوبند کا ملاحظہ فرمایے

سوال#174167

ترکی حکومت کے زیراہتمام ایک سیریل بنام. دیریلیش اِرطغرل. جس کی 2014 کے دسمبر سے 2019 کی مئی تک 150 قسطیں آچکی ہیں،اکثر قسط کا دورانیہ دو گھنٹے کے کم وبیش ہے جو کہ پوری دنیا میں بہت دیکھا جارہا ہے

خصوصاً مسلمانوں میں زیادہ رائج ہے۔ عوام کے ساتھ ساتھ بعض خواص بھی اس سیریل کے دیکھنے کے بہت عادی ہو گئے ہیں۔ تُرک حکومت یہ سیریل اس واسطے بنوا رہی ہے کہ لوگوں کو خلافت عثمانیہ کی پوری کہانی معلوم ہو جائے۔ اس سیریل کا حال یہ ہے کہ اس میں عشق و معشوقی کو بھی رکھا گیا ہے۔ خوبصورت لڑکیوں اور عورتوں نے اس سیریل میں اپنے کردار انجام دیئے ہیں، شاید ہر قسط کے آخر میں دعاء بھی کی جاتی ہے۔ طیب اردگان اور ترک کے وزیر اعظم وغیرہ اس سریل کے حمایتی ہیں۔ الحمد للہ بندہ عاجز نے اب تک ایک قسط کا کچھ حصہ بھی نہیں دیکھا جو کچھ بیان کیا وہ دوسرے سے سن کر اور کچھ یوٹیب سے معلومات حاصل کر کے بیان کیا

البتہ دیکھنے والوں کا دیوانہ پن دیکھا اور جانا ہوں ایسا لگتا ہے کہ دیکھنے والوں کو دیکھنے کا نشہ چڑھ گیا ہے۔ مسئلہ یہ دریافت کرنا ہے کہ کیا شریعت ایسے

سیریل بنانے اور ان کو دیکھنے کی اجازت دیتی ہے؟ایسا سیریل بنانااور اس کا دیکھنادونوں کا کیا حکم ہے؟مزید یہ کہ جو قوم آج کل فحش فلمیں ننگے ناچ دیکھنے کی عادی ہو چکی ہے اسے اسکے بجا؟ کیا یہ سیرئل دیکھنے کی اجازت ہو گی؟ جیسے مثلاشراب کی جگہ کوئی دوسری مشروب پلادیں جواب دے کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔

Published on: Nov 3, 2019

جواب 174167

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Fatwa : 72-30T/D03/1441

سیریل یا فلم کیسی بھی ہو اس میں کم از کم تین خرابیاں، یعنی ویڈیو گرافی، رقص و موسیقی اور اجنبی عورتوں کی موجودگی ضرور پائی جاتی ہیں، اور یہ تینوں امور ناجائز ہیں، چنانچہ تصویر کے بارے میں حدیث میں آیا ہے کہ تصویر بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا، ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنایا ہے اس کو زندہ کرو! (بخاری، اللباس، عذاب المصورین، رقم: ۵۹۵۰) اور میوزک کے بارے میں آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ نے مجھے تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا، اور لہو و لعب اور گانے بجانے کے آلات کو ختم کرنے کا حکم دیا، (مشکاۃ، حدود، بیان خمر، فصل ثالث: ۳۶۵۴) اور بے پردہ اجنبی عورتوں کی موجودگی میں جو قباحت ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ پھر وہ فلمیں جن میں سلاطین اسلام کی تاریخ بیان کی جاتی ہے ان میں ایک مزید خرابی یہ ہے کہ لوگ ایسی فلمیں دیکھنے کو گناہ ہی نہیں سمجھتے

ہے،اور گناہ کو ہلکا سمجھنا یا گناہ ہی نہ سمجھنا زیادہ خطرناک گناہ ہے۔اور سلسلہ وار فلموں کے دیکھنے کی لوگوں کو جو لت لگتی ہے اس میں ضیاع وقت، نمازوں کا چھوٹنا،اور دیگر ضروری کاموں سے غفلت، مذکورہ بالا خرابیوں پر مستزاد ہیں۔جب کہ یہ بات معلوم ہے کہ کوئی جائز کھیل تماشہ بھی اگر فرائض و واجبات میں کوتاہی کا سبب بننے لگے تو وہ ناجائز ہو جاتا ہے۔اس طرح کی تاریخی فلموں میں ایک خرابی یہ ہوتی ہے کہ بہت سارے واقعات محض فرضی یا مبالغہ آمیزی پر مبنی ہوتے ہیں۔ جس میں کذب وافتراءاور غیبت تک کی نوبت آجاتی ہے۔

مختصراً یہ کہ سوال میں مذکورہ نوعیت کے سیریل، تصویر کشی، موسیقی، بے پردہ اجنبی عورتوں کی موجودگی، کی وجہ سے ناجائز ہیں،اور گناہ کو ہلکا سمجھنے،

فرائض وواجبات میں غفلت اور دوسری خرابیوں کی وجہ سے اس حرمت میں اور شناعت آجاتی ہے۔ آپ نے اچھا کیا کہ یہ سیریل نہیں دیکھا۔
آپ کی آخری بات کے سلسلے میں گزارش ہے کہ مذکورہ سیریل فحش فلموں سے بچنے کا حل نہیں ہیں، اس لئے کہ یہ سیریل خود ناجائز ہیں، گویا دونوں زہر ہیں کوئی ہلکا کوئی تیز۔ لہٰذا ضروری ہے کہ دونوں سے بچنے کی فکر کی جائے۔
اور یہ انسان کے اپنے ارادے اور عادت بنانے پر مبنی ہے۔ اس کے لئے ناجائز چیزیں اختیار کرنے کی ضرورت نہیں؛ بلکہ مباح ذرائع اختیار کیے جاسکتے ہیں، مثلاً: قرآن کریم کی تلاوت اور اس کے معانی اور تفسیر، اچھے بامعنی اشعار اور نعتیہ کلام سننا مجاہدین اور اولیاء اللہ کے حیرات انگیز واقعات کو پڑھنا، سننا اپنایا جاسکتا ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

دارالافتاء دارالعلوم دیوبند

(02)دوسرا فتوی متفرقات - حلال وحرام

سوال 176904

کیااسلام میں ڈارامہ لکھنااور فروخت کرنا حرام ہے ؟آج کل ڈرامہ میں فنکار جوڈائیلاگ میں کہتے ہیں کہ میں اپنی بیوی کو طلاق دیتاہوں اس سے طلاق درحقیقت واقع ہو جاتی ہے جبکہ وہ ڈرامہ پرفارم کررہے ہوتے ہیں اوراس کے فرضی کردار ہوتے ہیں۔ کیااگراس طرح طلاق واقع ہوتی ہے توڈرامہ لکھنے والے کو کیاگناہ ہوتاہےاور کیاڈرامہ لکھنے والے کی بیوی کو طلاق ہوتی ہے جس نے وہ فرضی کردار کاجملہ لکھاہوتاہے کہ علی اپنی بیوی کو کہتاہے کہ میں

تمہیں طلاق دیتا ہوں یا اس طرح لکھا ہوتا ہے علی: میں اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہوں۔ یہ جملہ لکھنے والے کی بیوی کو طلاق نہ ہو گی؟

Published on: Apr 5, 2020

جواب 176904

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Fatwa : 567-130T/D08/1444

(۱) ڈرامہ لکھنا اور فروخت کرنا جائز نہیں ہے، یہ گناہ کے کام میں مدد کرنا شمار ہو گا، جس کی قرآن کریم میں ممانعت آئی ہے۔ قال تعالیٰ: ولا تعاونوا علی الإثم والعدوان (المائدۃ: ۲) ترجمہ: اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کی اعانت مت کرو۔

(۲) جہاں تک طلاق دینے کی بات ہے تو اگر کوئی ''ہزل'' میں اپنی بیوی کو طلاق دے تو وہ بھی واقع ہو جاتی ہے، حدیث میں ہے: عن أبي ہریرۃ-رضي اللہ عنہ - قال قال رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - ثلاث جد ہن جد، وہزلہن جد، ا لنکاح والطلاق، والرجعۃ(أبو داؤد، کتاب الطلاق، باب في الطلاق علی الہزل، رقم: ۲۱۹۴) ترجمہ: حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں جن میں سنجیدگی بھی سنجیدگی ہے اور مذاق بھی سنجیدگی (شمار ہوتا) ہے۔ وہ ہیں نکاح، طلاق اور رجعت۔ ''ہزل'' کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ بولنے والا کوئی لفظ بولے؛ لیکن نہ اس کے حقیقی معنی مراد لے نہ مجازی معنی، شامی میں ہے:

الهزل لغة: اللعب، واصطلاحاً: أن لا يراد باللفظ ودلالته المعنى الحقيقي ولا المجازي؛ بل أريد به غيرهما وهو ما لا تصح ارادته منه وضده الجد الخ(444،

ط: ذکریا) پس اگر کوئی شخص اداکاری کرتے ہوئے اپنی بیوی کو طلاق دے تو وہ طلاق بھی واقع ہو جائے گی، کیونکہ طلاق سنجیدگی میں دی جائے، یا "ہزل" میں، حدیث میں دونوں کا حکم ایک بتلایا گیا ہے؛ البتہ اگر کوئی شخص پہلے دو گواہ بنالے کہ فلاں وقت میں طلاق کا لفظ بولوں گا؛ لیکن میرا طلاق دینے کا ارادہ نہیں ہوگا، پھر اس وقت طلاق کا لفظ بولے تو اس مرتبہ طلاق واقع نہیں ہوگی۔ (شامی: ۴/۴۴۳، ط: زکریا) اگر دوبارہ ایسا کرنا ہے تو دوبارہ گواہ بنانے ضروری ہیں۔

(۳) اگر ڈرامہ نگار، ڈرامے کے کردار کی طرف سے لکھے، مثلاً "علی نے کہا: میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی" یا "علی: میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی" تو اس سے ڈرامہ نگار کی بیوی کو طلاق نہیں ہوگی؛ کیوں کہ یہ لکھنا حکایات کے طور پر ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

دارالافتاءدارالعلوم دیوبند

(03) تیسرا فتوی دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

ارطغرل ڈرامہ دیکھنا

(سوال) "ارطغرل" ڈرامے کا دیکھنا جائز ہے یا ناجائز؟اس حوالے سے ایک سوال وجواب نقل کرر ہاہوں،اسے دیکھ کر شرعی حکم سے آگاہ فرمائیں!

"ترکی ڈرامے ارطغرل کا شرعی حکم

قابلِ توجہ سوال:

ترکی حکومت کے زیرِاہتمام ایک سیریل بنام *دیریلیش اِرطُغرل* جس کی 2014 کے دسمبر سے 2019 کی مئی تک 150 قسطیں آچکی ہیں،اکثر قسط کا دورانیہ دو گھنٹے کم وبیش ہے جو کہ پوری دنیا میں بہت دیکھا جارہا ہے

خصوصاً مسلمانوں میں زیادہ رائج ہے۔ عوام کے ساتھ ساتھ بعض خواص بھی اس سیریل کے دیکھنے کے بہت عادی ہو گئے ہیں۔ تُرک حکومت یہ سیریل اس واسطے بنوا رہی ہے کہ لوگوں کو خلافتِ عثمانیہ کی پوری کہانی معلوم ہو جائے۔ اس سیریل کا حال یہ ہے کہ اس میں عشق و معشوقی کو بھی رکھا گیا ہے۔ خوب صورت لڑکیوں اور عورتوں نے اس سیریل میں اپنے کردار انجام دیے ہیں، شاید ہر قسط کے آخر میں دعا بھی کی جاتی ہے۔ طیب اردگان اور ترک کے وزیر اعظم وغیرہ اس سریل کے حمایتی ہیں۔

الحمد للہ بندہ عاجز نے اب تک ایک قسط کا کچھ حصہ بھی نہیں دیکھا جو کچھ بیان کیا وہ دوسرے سے سن کر اور کچھ یوٹیوب وغیرہ سے معلومات حاصل کر کے بیان کیا۔ البتہ دیکھنے والوں کا دیوانہ پن دیکھا، ایسا لگتا ہے کہ دیکھنے والوں کو دیکھنے کا نشہ چڑھ گیا ہے۔

مسئلہ یہ دریافت کرنا ہے کہ کیا شریعت ایسے سیریل بنانے اور ان کو دیکھنے کی اجازت دیتی ہے؟ ایسا سیریل بنانا اور اس کا دیکھنا دونوں کا کیا حکم ہے؟ اس طرح کے سیریل پر پیسے خرچ کرنے والوں کا کیا حکم ہے؟ معذرت کے ساتھ یہ سیریل عام ہو رہا ہے؛ اس لیے اس کے متعلق مسئلہ گروپ ہی میں پوچھنا مناسب لگا؛ تاکہ اس کے متعلق حکم سب کو معلوم ہو جائے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب وباللہ التوفیق: ارطغرل غازی یا Ertugrul Dirillis ایک ترکی تاریخی ڈراما ہے، جس میں خلافتِ عثمانیہ کے بانی عثمان کے والد ارطغرل اور ان کے قبیلہ کے حالات کو فلم بند کیا گیا ہے، لیکن اس کے تمام واقعات مستند اور تصدیق شدہ نہیں ہیں، بلکہ اس داستان میں سچ اور جھوٹ دونوں کی آمیزش ہے۔ معتبر ذرائع سے ملی اطلاع اور آپ کے سوال سے بھی معلوم

ہوتا ہے کہ اس ڈرامے کے کردار و مناظر بڑے سحر انگیز ہیں، جس کی وجہ سے عوام و خواص، بلکہ دِین دار افراد تک اس پر فریفتہ ہیں اور اس کے دیوانے بنے ہوئے ہیں، یہاں تک کہ بعض نام نہاد علماء اور خود ساختہ مفکرین بڑے بڑے مضامین لکھ کر اس کو دیکھنے کی دعوت دے رہیں؛ لہٰذا ایسے حالات میں ضروری ہو جاتا ہے کہ اس قسم کے ڈراموں کی شرعی حیثیت کو واضح کیا جائے، اور لوگوں کی صحیح راہ نمائی کی جائے!"

جواب:

کسی بھی جائز مقصد کو حاصل کرنے کے لیے ناجائز طریقہ اپنانا درست نہیں، خلافتِ عثمانیہ کے تاریخی دور کی روئیداد تاریخ کی کتابوں کے مطالعہ اور اس سے متعلق لٹریچر عام کر کے ہو سکتی ہے؛اس کے لیے فلم،ڈراما بنانا اور

دیکھنا جائز نہیں ہے۔ نیز اگر سوال میں مذکورہ مفاسد بھی اس میں پائے جاتے ہیں تو یہ قباحت اس پر مستزاد ہے۔ فقط واللہ اعلم

مزید تفصیل کے لیے ہماری ویب سائٹ پر اس سے متعلق فتویٰ موجود ہے ملاحظہ ہو، فتویٰ نمبر: 144105200785

ارطغرل ڈرامہ دیکھنے کا حکم

فتوی نمبر: 144105200813

دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن۔

(04) چوتھا فتوی جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

ارطغرل نام کا ترکی ڈراما دیکھنا کیسا ہے؟

سوال:- "ارتغل" کے نام کا ترکی ڈراما دیکھنا کیسا ہے؟ جس میں خلافتِ عثمانیہ کا پس منظر دکھایا گیا ہے؟

جواب:-

واضح رہے کہ تصویر کسی بھی جان دار کی ہو اس کا بلا ضرورت بنانا، رکھنا اور دیکھنا قطعاً جائز نہیں، نیز خواتین کی تصاویر دیکھنے میں بد نظری کا گناہ بھی ہے اور مذکورہ ڈراما جان دار کی تصاویر پر مشتمل ہونے کے ساتھ ساتھ عورتوں کی تصاویر پر بھی مشتمل ہے؛ اس لیے اس ڈرامے کا دیکھنا قطعاً جائز نہیں۔ نیز عموماً ٹی وی پر آنے والے پروگرام موسیقی ناچ گانے، بد نگاہی کے اسباب سے خالی نہیں ہوتے، لہذا اس قسم کے پروگراموں کے دیکھنے کی ترغیب دینا (علاوہ جان دار کی تصویر دیکھنے دکھانے کے) اشاعتِ فاحش و معاونت علی الاثم کے قبیل سے ہونے کی وجہ سے جائز نہیں۔

اگر کسی کو خلافتِ عثمانیہ کی تاریخ جاننی ہو تو اس کے لیے کتبِ تاریخ سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

الدر المختار میں ہے:

"قلت: وفي البزازية: استماع صوت الملاهي - كضرب قصب، ونحوه - حرام؛ لقوله عليه الصلاة والسلام: "استماع الملاهي معصية، والجلوس عليها فسق، والتلذذ بها كفر" أي: بالنعمة، فصرف الجوارح إلى غير ما خلق لأجله كفر بالنعمة، لا شكر، فالواجب كل الواجب أن يجتنب كي لا يسمع؛ لما روي أنه عليه الصلاة والسلام أدخل أصبعه في أذنه عند سماعه، وأشعار العرب لو فيها ذكر الفسق تكره، اهـ أو لتغليظ الذنب، - كما في الاختيار -، أو للاستحلال، - كما

في النهاية-". (الشامية، كتاب الحظر والإباحة، قبيل فصل في اللبس، ۹/۵۰٤، ط: دار عالم الكتب)

البريقة المحمودية في شرح الطريقة المحمدية لبركلي میں ہے:

"قال قاضي خان عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم: (استماع الملاهي معصية، والجلوس عليها فسق، والتلذذ بها من الكفر، إنما قال عليه الصلاة والسلام ذلک، على وجه التشديد وإن سمع بغتةً فلا إثم عليه، ويجب عليه أن يجتهد كلّ الجهد حتي لا يسمع؛ لما روي: أنّ رسول الله صلي الله عليه وسلم أدخل أصبعيه في أذنه. انتهي". (الباب الثاني/في الأمور المهمة في الشريعة، ٥/٤، ط: دار الكتب العلمية)

مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح میں ہے:

"٤٨١١-«وَعَنْ نَافِعٍ -رَحِمَهُ اللَّهُ- قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي طَرِيقٍ، فَسَمِعَ مِزْمَارًا، فَوَضَعَ أُصْبُعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ وَنَاءَ عَنِ الطَّرِيقِ إِلَى الْجَانِبِ الْآخَرِ، ثُمَّ قَالَ لِي بَعْدَ أَنْ بَعُدَ: يَا نَافِعُ! هَلْ تَسْمَعُ شَيْئًا؟ قُلْتُ: لَا، فَرَفَعَ أُصْبُعَيْهِ مِنْ أُذُنَيْهِ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ فَسَمِعَ صَوْتَ يَرَاعٍ، فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ. قَالَ نَافِعٌ: فَكُنْتُ إِذْ ذَاکَ صَغِيرًا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

وَفِي فَتَاوَى قَاضِي خَانْ: أَمَّا اسْتِمَاعُ صَوْتِ الْمَلَاهِي كَالضَّرْبِ بِالْقَضِيبِ وَنَحْوِ ذَلِکَ حَرَامٌ وَمَعْصِيَةٌ لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: "«اسْتِمَاعُ الْمَلَاهِي مَعْصِيَةٌ، وَالْجُلُوسُ عَلَيْهَا فِسْقٌ، وَالتَّلَذُّذُ بِهَا مِنَ الْكُفْرِ»" إِنَّمَا قَالَ ذَلِکَ عَلَى وَجْهِ التَّشْدِيدِ وَإِنْ سَمِعَ بَغْتَةً فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ، وَيَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ يَجْتَهِدَ كُلَّ الْجَهْدِ حَتَّى لَا يَسْمَعَ لِمَا رُوِيَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْخَلَ أُصْبَعَهُ فِي أُذُنَيْهِ". (بَابُ الْبَيَانِ وَالشِّعْرِ، الْفَصْلُ الثَّالِثُ، ٧/ ٣٠٢٥) فقط واللہ اعلم

فتوی نمبر: 144106200251

دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

(05) پانچواں فتویٰ دارالافتاء مرکز اہل السنۃ والجماعۃ

سرگودھا، پاکستان

یکم رمضان المبارک 1441ھ مطابق 25 اپریل 2020

السلام علیکم...

امید ہے آپ سب خیرت سے ہوں گے. سلام کے بعد عرض یوں ہے ......اہک ترکی ڈرامہ (سیریل) سوشل میڈیا پہ بہت زیادہ چلتا ہے..... بتایا جا رہا ہے... یہ سیریل خلافت عثمانیہ پر بنایا گیا ہے.... یہ بھی معلوم یہ سیریل دیکھنے سے چند غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا ہے.... اب معلوم یہ کرنا ہے

کہ یہ۔ڈرآمہ (سیریل)...دیکھ سکتے ہیں..یایہ کہ یہ سیریل دیکھنا جائز ہے بھی یانہیں؟

Mufti Mahtab Hussain

الجواب حامداومصلیاومسلما:

اس سلسلہ میں ہم آپ کو دارالعلوم دیوبند کاایک فتوی ارسال کرتے ہیں جو اس ڈرامہ کی صحیح عکاسی کرتاہے اوراپنے موضوع پر جامع اورمانع ہے اس کا مطالعہ کیاجائے۔

ارطغرل غازی یاErtugrul Dirilliاایک ترکی تاریخی ڈرامہ ہے، جس میں خلافتِ عثمانیہ کے بانی عثمان کے والدارطغرل اوران کے قبیلہ کے حالات کو فلم بند کیاگیاہے، لیکن اس کے تمام واقعات مستنداور تصدیق شدہ نہیں ہیں، بلکہ اس داستان میں سچ اور جھوٹ دونوں کی آمیزش ہے۔

معتبر ذرائع سے ملی اطلاع اور آپ کے سوال سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس ڈرامے کے کردار و مناظر بڑے سحر انگیز ہیں، جس کی وجہ سے عوام و خواص بلکہ دیندار افراد تک اس پر فریفتہ ہیں اور اس کے دیوانے بنے ہوئے ہیں، یہاں تک کہ بعض نام نہاد علماء اور خود ساختہ مفکرین بڑے بڑے مضامین لکھ کر اس کو دیکھنے کی دعوت دے رہیں۔ لہٰذا ایسے حالات میں ضروری ہو جاتا ہے کہ اس قسم کے ڈراموں کی شرعی حیثیت کو واضح کیا جائے، اور لوگوں کی صحیح رہنمائی کی جائے۔

مذکورہ ڈرامہ اور اس قسم کے دیگر ڈراموں کی فلم بندی کرنے اور اس کو دیکھنے شرعاً متعدد قباحتیں موجود ہیں۔

سب سے پہلی قباحت یہ ہے کہ اس میں جان بوجھ کر جھوٹ شامل کیا گیا ہے۔ کیونکہ جھوٹ کی آمیزش کے بغیر ایسے ڈرامے مکمل ہی نہیں ہو سکتے،

اوران میں دلچسپی بھی برقرار نہیں رہ سکتی۔ جبکہ جھوٹ کی اسلام میں کیا حیثیت ہے وہ اظہر من الشمس ہے کہ وہ ایک گناہِ کبیرہ ہے۔

دوسری یہ ہے کہ ڈرامہ کی عکس بندی کرنا کوئی ایسی شرعی ضرورت نہیں ہے جس کے لیے تصویر کشی کی اجازت ہو۔ لہٰذا بلا ضرورتِ شدیدہ ڈیجیٹل تصویر کشی بھی متعدد علماء کرام کی تحقیق کے مطابق جائز نہیں ہے۔

تیسری یہ کہ اس میں عورتوں کے کردار کی وجہ سے مرد وزن کا اختلاط بھی ہے، جبکہ نامحرم عورتوں کو قصداً دیکھنا ناجائز اور حرام ہے، شریعت نے اسے آنکھ کے زنا سے تعبیر کیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آنکھیں (زنا کرتی ہیں) کہ ان کا زنا نامحرم کو دیکھنا ہے۔ (مسند احمد)

ایک جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ہدایت فرمائی کہ اے علی! نگاہ کے بعد نگاہ نہ ڈالو کہ نگاہ اول (بلاارادہ کے اچانک نظر) قابل عفو ہے، دوسری نظر (جو قصداً ہو) معاف نہیں۔ (ابوداؤد) نیز اس ڈرامے میں محبت کی داستان بھی شامل کی گئی ہے، چنانچہ عشق و معاشقہ کے مواد ہونے کی وجہ سے نوجوانوں کے اخلاق متاثر ہونے کا قوی اندیشہ ہے۔

چوتھی اس ڈرامہ میں بیک گراؤنڈ میوزک بھی ہے، اور موسیقی کے بارے میں آپ علیہ السلام کا واضح فرمان ہے کہ موسیقی دلوں میں نفاق پیدا کرتی ہے جس طرح پانی کھیتی کو پیدا کرتا ہے۔

پانچویں قباحت یہ ہے کہ اس قسم کے ڈراموں کو تبلیغِ دین، اصلاح اور بیداری کا نام دیا جاتا ہے، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ پردہ اسکرین پر جو کچھ لوگوں کو دکھایا جاتا ہے اس کا اصلاحی اثر وقتی ہوتا ہے، اور ان ڈراموں اور داستانوں سے پیدا ہونے والے جذبات کی عمر پانی کے بلبلے سے زیادہ نہیں ہوتی۔ اس کے مقابلے میں کتابی اثر دیرپا ہوتا ہے اور تاریخ کی معتبر کتابیں ہی حقیقی اثر پیدا کر سکتی ہیں، تاریخ کا شوق رکھنے والوں کے لئے مستند تاریخی کُتب ہی قلب کی تسکین کا باعث ہو سکتی ہیں، افسانے اور ڈرامے نہیں۔

معلوم ہونا چاہیے کہ ماضی میں متعدد اسلامی ممالک اور امریکہ میں بھی اس قسم کی نام نہاد اصلاحی و تبلیغی کوششیں کی گئیں، اور انبیاء کرام اور صحابہ کرام

کی زندگیوں پر کئی فلمیں اور ڈرامے بنائے گئے، جن میں دس پیغام، الرسالہ، وغیرہ فلمیں قابلِ ذکر ہیں، لیکن یہ بات بھی بالکل واضح ہے کہ ایسی فلمیں غیر مسلموں بلکہ مسلمانوں پر بھی کوئی مثبت و دیرپا اثرات ڈالنے میں ناکام رہیں، بالفرض اگر ان فلموں کا کچھ اثر ہو رہا ہو تو تب بھی معصیت کے اس مجموعہ کی گنجائش بالکل نہیں ہو سکتی۔ پھر بات یہیں ختم نہیں ہوتی بلکہ اس طرح کی فلموں میں جو کردار اسکرین پر دکھائے جائیں گے ناظرین کے ذہنوں میں اس شخصیت کی وہی تصویر بن جاتی ہے، پھر جب بھی اس شخصیت کا ذکر نکلے گا، ناظرین کے ذہنوں میں اسی اداکار کی تصویر سامنے آئے گی۔ مثلاً کسی ڈرامہ میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا کردار بتایا گیا اس کردار کو ادا کرنے والے کی شکل ناظرین کے ذہنوں میں بیٹھ جائے گی، پھر جب بھی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ہو گا، اسی اداکار کی شکل ذہن میں آجائے

گی، جبکہ ہو سکتا ہے وہ اداکار مسلمان ہی نہ ہو، یا مسلمان تو ہو لیکن فاسق وفاجر ہو، اداکار خواہ کچھ بھی ہو، لیکن صحابہ کرام کے مرتبہ کا تو ہرگز نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا اسلام کی ایسی عظیم اور مقدس ہستیوں کے ذکر کے وقت اداکاروں کی شکل وصورت ذہن میں آنا بذاتِ خود ایک بڑی قباحت ہے۔

لہٰذا اتنی ساری قباحتیں جس چیز میں موجود ہوں وہ بلاشبہ ناجائز عمل ٹھہرے گا، ترکی صدر کا اس کی حمایت کرنا کوئی شرعی دلیل نہیں ہے۔ ایسے ڈراموں کا بنانا، اس کا دیکھنا اور اس کے دیکھنے کی ترغیب دینا شرعاً ناجائز ہے، نیز اس پر مال لگانا بھی تعاون علی المعصیت اور سخت گناہ کی بات ہے، مسلمانوں کو اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

عَنْ أَنَسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَبَائِرِ قَالَ الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّورِ۔ (مسلم، باب الکبائر واکبرھا ۱/۶۴)

وفي الحديث: والعينان تزنيان وزناهما النظر۔ (مسند احمد بن حنبلؒ جلد 2 صفحہ 342)

عن جابر رضي اللّٰہ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: الغناء ينبت النفاق في القلب كما ينبت الماء الزرع۔ (رواہ البيهقي في شعب الإيمان، مشكاة المصابيح، كتاب الآداب/باب البيان والشعر)

استماع الملاهی والجلوس علیها وضرب المزامیر والرقص کلها حرام" ومستحلها کافر وفی الحمادیة من النافع اعلم ان التغنی حرام فی جمیع الادیان۔ (جامع الفتاوی، ۱/۷۳، رحیمیه، دیوبند)

دارالافتاء مرکز اہل السنۃ والجماعۃ

سرگودھا، پاکستان

یکم رمضان المبارک 1441ھ مطابق 25اپریل 2020

متکلمِ اسلام مولانا محمد الیاس گھمن صاحب کا فتوی

اسلامی دستاویز/ڈرامہ دیکھنا کن شرطوں کے تحت جائز ہے

قارئین محترم!

متکلمِ اسلام کی طرف سے ایک فتوی آیا ہے جس میں اس بات کو ذکر گیا گیا ہے کہ "'شرعی اصولوں کے تحت اسلامی تاریخ تہذیب و تمدن پر کوئی دستاویز فلم یا ڈرامہ بنایا جایے جس سے شرعی حدود کو پامال نہ کیا گیا ہو (یعنی بے پردہ خواتین میوزک عشق و محبت کو نہ دکھایا گیا ہو) تو اسے بنانے اور دیکھنے کی

گنجائش موجود ہے۔"""اس فتوے کا اسکین اگلے صفحے پر موجود ہے۔یہ میں نے
خلاصے کے طور پر عرض کردیا۔

لیکن یاد رکھے ارطغرل ڈرامے میں بہت سی شرعی شرطوں کی خلاف
ورزی کی گیی ہے جیسے (مرد اور خواتین کا اکٹھے کام کرنا۔ میوزک کا بھی اس
میں دخل ہے۔ عشق و محبت کے مناظر بھی دکھایے گیے ہے۔بے پردہ
خواتین کو بھی دکھا گیا ہے) تو اس لحاظ سے یہ ڈرامہ دیکھنا جائز نہیں ہے جیسا
کہ پچھلے فتاوی میں آپ نے ملاحظہ فرمایا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

MARKAZ AHLO SUNNAT WAL JAMAT
مرکز اھل السنۃ والجماعۃ
87 S.B, Lahore Road, Sargodha
87 جنوبی لاہورروڈ سرگودھا
Ph: +92 483881487 E-mail: markazhanfi@gmail.com www.ahnafmedia.com

حوالہ: FWT-970

تاریخ: 16 مئی 2020ء

ارطغرل ڈرامہ کی شرعی حیثیت

سوال:

محترمی ومکرمی متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

عرض یہ ہے کہ آج کل ایک سیریل "ارطغرل غازی" کے نام سے بہت مشہور ہو چکا ہے جس میں خلافت عثمانیہ کی بنیاد اور اس دور کے حالات دکھائے جارہے ہیں اس کے متعلق رہنمائی فرمائیں۔ عام فلموں اور ڈراموں کے بجائے اسے دیکھنا کیسا ہے؟

سائل: حیدر فاروق۔ کراچی

جواب:

کسی سیریل یا ویڈیو وغیرہ کے متعلق فیصلہ اس کے موضوع اور مواد پر منحصر ہے۔ اسلامی معاشرت، اسلامی تاریخ، اسلامی واقعات، اسلامی تہذیب وتمدن اور دیگر موضوعات پر بنائی جانی والی دستاویزی فلمیں دیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ ایسے ہی وہ پراجیکٹ جن سے اسلامی تاریخ کا علم ہوتا ہو، مسلمانوں کی روشن تاریخ کے تابناک پہلو دنیا کے سامنے آتے ہوں، اسلامی ثقافت زندہ ہوتی ہو؛ ایسے پراجیکٹ ضرور بنانے چاہییں لیکن ان کو بنانے میں اس بات کا خیال رکھا جائے کہ شریعت کی حدود کو پامال نہ کیا جائے مثلاً خواتین کا بے پردہ سامنے آنا اور عشق ومحبت کے غیر اخلاقی مناظر ہونا۔ اسی طرح ان ڈراموں میں موسیقی بھی نہ ہو۔ یاد رکھیں کہ جنگوں کے دوران جو بگل، بڑے ڈرم یا ان جیسے آلات استعمال ہوتے تھے وہ موسیقی میں نہیں آتے۔

یہ بات اچھی طرح سمجھ لیں کہ کفار کی بنائی گئی فلموں اور ڈراموں کا اسلامی تاریخ پر بنائے گئے ڈراموں سے کوئی تقابل ہی نہیں کیونکہ مسلمانوں کے اخلاق، عقائد، تہذیب وثقافت کو تباہ کرنے اور تاریخ کو مسخ کرنے میں کفار کی بنائی ہوئی فلموں اور ڈراموں کا بہت بڑا کردار ہے۔

البتہ یہ بات ذہن میں رہے کہ انبیاء علیہم السلام پر فلم یا ڈرامے بنانا اور ان حضرات کو ڈراموں میں دکھانا کفر ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر فلمیں بنانا فسق اور سخت گناہ ہے۔ ان سے بعد کے لوگوں سے متعلق شرعی حدود میں رہتے ہوئے ایسے پراجیکٹ بنانے چاہییں۔ آج کل میڈیا کا دور ہے ہم نوجوان نسل کو اپنے ہیروز سے متعارف نہیں کروائیں گے تو وہ غلط ڈرامے اور فلمیں دیکھیں گے۔ ہمارے ہیروز پر مغرب فلمیں بناتا ہے اور ان کو غلط رنگ دے کر پیش کرتا ہے۔ جس سے لوگ گمراہ ہوتے ہیں اور دل میں ان لوگوں کی عظمت نہیں آتی۔

مسلمان حکومتوں اور میڈیا ہاؤسز کو چاہیے کہ علمائے کرام اور اہل علم حضرات کی نگرانی میں ایسے پراجیکٹ تیار کروائیں جن سے امت کی عظمتِ رفتہ کی صحیح تصویر سامنے آئے اور خصوصاً نوجوان نسل کے اخلاق وکردار کی تعمیر ہو سکے۔ تاریخی پہلو کے علاوہ مختلف معاشرتی اور اخلاقی موضوعات پر بھی اسلامی تعلیمات کو اجاگر کرنے والے ایسے پراجیکٹ وقت کی اہم ضرورت ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

محمد الیاس گھمن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک فتویٰ کی وضاحت

سوال:

محترمی ومکرمی متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے حالیہ فتویٰ "ارطغرل ڈرامہ کی شرعی حیثیت" کو لے کر بعض احباب یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ ڈرامہ سیریز کے مطلقاً جواز کے قائل ہیں حالانکہ ڈراموں میں موسیقی، رقص اور غیر شرعی امور ہوتے ہیں۔ کیا آپ واقعی ڈراموں کے مطلقاً جواز کے قائل ہیں؟

سائل: محمد زید، انڈیا

جواب:

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

ہم نے اس فتویٰ میں ڈراموں کو مطلقاً جائز قرار نہیں دیا بلکہ ایک شرعی اصول بیان کیا ہے کہ اسلامی معاشرت، تاریخ اور تہذیب وتمدن پر اگر کوئی ایسی دستاویزی فلم یا ڈرامہ ہو جس میں شرعی حدود کو پامال نہ کیا گیا ہو (یعنی بے پردہ خواتین، موسیقی، عشق ومحبت کے غیر اخلاقی مناظر نہ ہوں) تو اسے بنانے اور دیکھنے کی گنجائش ہے۔ اس اصول کو ڈراموں اور فلموں پر لاگو کر کے نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ کس ڈرامہ کو دیکھا جائے اور کس سے گریز کیا جائے۔

واللہ اعلم بالصواب

17-مئی 2020ء

اہل فتاوٰی و علمااس ڈرامہ نیز ہر ڈرامہ کو ناجائزاپنے مفاد کی وجہ سے نہیں کہتے ہے بلکہ دلائل شرعیہ کی بناپر کہتے ہے جوان کی دینی و شرعی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے ہر دور میں اپنی ذمہ داری بخوبی نبائی ہے۔ان پر کسی طرح کا حرف آنے نہ دیجئے محض سیریل کی وجہ سے مدارس اور اہلِ مدارس کے خلاف ذہن بگاڑ لینا اپنی آخرت کا خسارہ کرلینا ہے۔اہل فتاویٰ حرام کا فتویٰ اجزائے ترکیبی کی وجہ سے اور شرعی شرائط پورے نہ ہونے کی وجہ سے دیا ہے

(واللہ اعلم)

قارئین کرام میں اپنی اس تحریر کو یہی ختم کرتا ہوں اور اس سلسلے میں اگر کسی قسم کی مزید معلومات مجھے حاصل ہو جایے تو ان شاء اللہ اس کتاب کے دوسرے حصے میں اس کو پیش کیا جایے گا

اللہ تعالی ہم مسلمانوں کو صراط مستقیم پر قائم و دائم رکھے اور دین اسلام کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمایے آمین۔

اللہ اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمایے اور اس کو دوسروں کے لیے مفید اور اطمینان بخش اور راہِ راست کا ذریعہ بنایے آمین یارب العلمین بجاہ النبی الکریم (صلی اللہ علیہ وسلم)

واخر دعوانا ان الحمدللہ رب العلمین